مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، 1961

(VIII بابت 1961)

مندرجات

متن

[1]مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، 1961

(VIII بابت 1961)

[2مارچ، 1961]

شادی اور عائلی قوانین کمیشن کی مخصوص سفارشات کو مؤثر بنانے کے لیے آرڈیننس

جب کہ یہ ضروری ہے کہ شادی اور عائلی قوانین کمیشن کی مخصوص سفارشات کو مؤثر بنایا جائے؛

اس لیے اب، 7 اکتوبر، 1958 کے اعلامیہ کی تعمیل میں اور ، اس ضمن میں انھیں مجاز بنانے والے تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے، صدر مملکت مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی وضع اور نافذ کرتے ہیں:-

1۔ **مختصر عنوان، دائرۂ کار، اطلاق اور آغازِ نفاذ** - (1) اس آرڈیننس کو مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، 1961 کہا جائے۔

(2) اس کا دائرۂ کار پورا [2][پنجاب] ہو گا اور اس کا اطلاق پاکستان کے تمام مسلم شہریوں پر ہو گا، چاہے وہ جہاں بھی ہوں۔

[3][(3) اس کا نفاذ فی الفور ہو گا۔]

[4][2۔ **تعریفات** - اس آرڈیننس میں:

---

[1] 7 اکتوبر، 1958 کو ہونے والے اعلان کی تعمیل میں، اور اس سلسلہ میں اسے مجاز قرار دینے والے تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے، صدرِ پاکستان مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی وضع اور نافذ کرتے ہیں جو مؤرخہ 15 جولائی، 1961 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحہ 1128 کو شائع ہوا۔ یہ آرڈیننس پہلے وفاق کے دائرہ کار میں تھا تاہم، وہ موضوع جس پر یہ قانون وضع کیا گیا تھا آئین میں اٹھارویں ترمیم کی وجہ سے صوبوں کو منتقل ہو گیا، تب سے اسے ترامیم کے ساتھ، صوبہ پنجاب کے مسلم عائلی قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2015 (XIII بابت 2015) کے طور پر اپنا لیا گیا۔

[2] بذریعہ پنجاب مسلم عائلی قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2015 (XIII بابت 2015) لفظ "پاکستان {Pakistan}" کو بدل دیا گیا، 18 مارچ، 2015، ایس۔2 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 3445 تا 3444 پر شائع ہوا۔

[3] بذریعہ پنجاب مسلم عائلی قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2015 (XIII بابت 2015) بدل دیا گیا، 18 مارچ، 2015، ایس۔2 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 3445 تا 3446 پر شائع ہوا۔

[4] بذریعہ پنجاب مسلم عائلی قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2015 (XIII بابت 2015) بدل دیا گیا، 18 مارچ، 2015، ایس۔3 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 3445 تا 3446 پر شائع ہوا۔

(اے) "ثالثی کونسل" سے مراد اس آرڈیننس کے تحت کسی معاملہ کے لیے چیئرمین اور ہر فریق کے نمائندہ پر مشتمل ایک مجلس ہے؛اور کسی فریق کے جانب سے مجوّزہ وقت کے اندر نمائندہ نامزد نہ کرنے کی صورت میں ایسے نمائندے کے بغیر تشکیل پانے والی مجلس ثالثی کونسل ہو گی؛

(بی) "چیئرمین" سے مراد یونین کونسل،یونین ایڈمنسٹریشن یا میونسپل کمیٹی کا چیئرمین یا اس آرڈیننس کے تحت حکومت کی جانب سے چیئرمین کے افعال سر انجام دینے کے لیے مجاز بنایا گیا افسر ہے اور اگر چیئرمین غیر مسلم ہو یا بذاتِ خود ثالثی کونسل کو درخواست دینا چاہتا ہو یا بیماری یا کسی دیگر وجہ سے چیئرمین کے افعال سر انجام دینے سے قاصر ہو تو ثالثی کونسل اپنے مسلم اراکین میں سے ایک رُکن کو بطور چیئرمین منتخب کرے گی؛

(سی) "حکومت" سے مراد حکومتِ پنجاب ہے؛

(ڈی) "مجوّزہ" سے مراد اس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ قواعد کے ذریعے مجوّزہ ہے؛اور

(ای) "یونین کونسل" سے مراد یونین کونسل، میونسپل کمیٹی، کنٹونمنٹ بورڈ، یونین ایڈمنسٹریشن یا کسی مقامی علاقہ میں کسی مقامی حکومت کی غیر موجودگی کی صورت میں مقامی حکومتوں یا مقامی اتھارٹیز سے متعلقہ کسی قانون کے تحت تشکیل دی گئی کوئی ملتی جلتی تنظیم ہے۔]

3۔ **آرڈیننس کی دیگر قوانین وغیرہ پر فوقیت** - (1) باوجود اس کے کہ کسی قانون، رسم یا رواج میں کچھ بھی درج ہو اس آرڈیننس کی دفعات مؤثر ہوں گی اور مسلم شادیوں کی رجسٹریشن صرف ان دفعات کے تحت ہو گی۔

(2) شبہات کے خاتمہ کے لیے، اس {آرڈیننس} کے ذریعے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ثالثی ایکٹ، 1940 (X بابت 1940)، مجموعہ ضابطۂ دیوانی، 1908 (ایکٹ V بابت 1908) اور عدالتوں کے ضابطۂ کار کو منضبط کرنے والا کوئی دیگر قانون کسی ثالثی کونسل پر لاگو نہیں ہو گا۔

4۔ **جانشینی** - جانشینی کے آغاز سے قبل، مورث اعلٰی کے کسی بیٹے یا بیٹی کی موت کی صورت میں اس بیٹے یا بیٹی کے بچے، اگر کوئی ہوں، انتقال جانشینی کے دوران زندہ ہوں تو باعتبارِ نسب اتنے حصے کے مساوی وصول کریں گے جتنا بیٹے یا بیٹی، جو بھی صورت ہو، کے زندہ ہونے کی صورت میں وصول کیا جاتا۔

5۔ **شادیوں کی رجسٹریشن** - (1) مسلم قوانین کے تحت کی جانے والی شادیاں اس آرڈیننس کی دفعات کے مطابق رجسٹر کی جائیں گی۔

[5][(2) اس آرڈیننس کے تحت شادیوں کی رجسٹریشن کے مقصد کے لیے یونین کونسل ایک یا زائد اشخاص کو لائسنس جاری کرے گی جو نکاح رجسٹرار کہلائیں گے۔]

---

[5] بذریعہ پنجاب مسلم عائلی قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2015 (XIII بابت 2015) بدل دیا گیا، 18 مارچ، 2015، ایس۔4 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 3445 تا 3446 پر شائع ہوا۔

[6] [(2اے) نکاح رجسٹرار یا نکاح پڑھانے والا شخص نکاح نامہ فارم پر دولہا یا دلہن کے مخصوص جوابات کے تمام کالم دُرست پُر کرے گا۔]

(3) اس آرڈیننس کے تحت رجسٹریشن کے مقصد کے لیے نکاح رجسٹرار کے ذریعے نہ کروائی جانے والی ہر شادی کی رپورٹ ایسی شادی منعقد کرانے والے شخص کے ذریعے نکاح رجسٹرار کو کی جائے گی۔

[7] [(4) اگر کوئی شخص مندرجہ ذیل دفعات کی خلاف ورزی کرے؛

(i) ذیلی سیکشن (2اے)، اُسے ایک ماہ تک کی قیدِ محض اور پچیس ہزار روپے جُرمانہ کی سزا ہو گی؛ اور

(ii) ذیلی سیکشن (3)، اُسے تین ماہ تک کی قیدِ محض اور ایک لاکھ روپے جُرمانہ کی سزا ہو گی۔]

(5) نکاح نامہ کے فارم، نکاح رجسٹرار کی جانب سے باقاعدہ رکھا جانے والا رجسٹر، یونین کونسل کی جانب سے محفوظ رکھے جانے والے ریکارڈ، شادیاں رجسٹر کرنے کا طریق کار اور فریقین کو فراہم کی جانے والی نکاح نامہ کی نقول اور وصول کی جانے والی فیسیں، مجوزہ ہوں گی۔

(6) کوئی شخص مجوّزہ فیس کی ادائیگی پر، اگر کوئی ہو، یونین کونسل کے دفتر میں ذیلی سیکشن (5) کے تحت رکھا گیا ریکارڈ دیکھ سکتا ہے یا اس میں کیے گئے کسی اندرج کی نقل حاصل کر سکتا ہے۔

6۔ کثیر الازدواجی – (1) کوئی بھی مرد شادی شدہ ہوتے ہوئے، ثالثی کونسل کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر ایک اور شادی نہیں کرے گا، اور ایسی اجازت کے بغیر کی جانے والی شادی اس آرڈیننس کے تحت رجسٹر نہیں کی جائے گی۔

(2) ذیلی سیکشن (1) کے تحت اجازت لینے کے لیے درخواست مقررہ فیس اور مجوّزہ شادی کی وجہ اور آیا اس کے لیے موجودہ بیوی یا بیویوں کی رضامندی لی گئی ہے، کے بیان کے ہمراہ مجوّزہ طریقِ کار کے مطابق چیئرمین کو جمع کرائی جائے گی۔

(3) ذیلی سیکشن (2) کے تحت درخواست کی وصولی پر چیئرمین، درخواست گزار اور اُس کی موجودہ بیوی یا بیویوں ہر ایک کو ایک نمائندہ نامزد کرنے کا کہے گا اور اس طرح تشکیل کردہ ثالثی کونسل اگر مطمئن ہو کہ تجویز کی جانے والی شادی ضروری اور منصفانہ ہے تو ایسی شرائط کے تحت، اگر کوئی ہوں، جنھیں وہ موزوں سمجھے، طلب کی گئی اجازت دے گا۔

(4) ثالثی کونسل درخواست پر فیصلہ دیتے ہوئے، فیصلہ کی وجوہات قلمبند کرے گی اور کوئی بھی فریق، مجوّزہ طریقِ کار کے مطابق، مجوّزہ وقت میں اور مجوّزہ فیس کی ادائیگی پر متعلقہ [8] [کلکٹر] کو نظر ثانی کے لیے درخواست دے سکے گا، اور اس کا فیصلہ حتمی ہو گا اور کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

---

[6] بذریعہ پنجاب مسلم عائلی قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2015 (XIII بابت 2015) شامل کیا گیا، 18 مارچ، 2015، ایس۔4 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 3445 تا 3446 پر شائع ہوا۔

[7] بذریعہ پنجاب مسلم عائلی قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2015 (XIII بابت 2015) بدل دیا گیا، 18 مارچ، 2015، ایس۔4 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 3445 تا 3446 پر شائع ہوا۔

(5) کوئی شخص جو ثالثی کونسل کی اجازت کے بغیر ایک اور شادی کرے تو۔

(اے) موجودہ بیوی یا بیویوں کو واجب الادا حق مہر، خواہ مہر معجل ہو یا مہر موّجل، کی پوری رقم فوری طور پر ادا کرے گا، اگر ایسا ادا نہ کر سکے تو وہ مالیہ اراضی کے بقایاجات کے طور پر قابل وصول ہو گا؛ اور

[9][(بی) شکایت پر جُرم ثابت ہونے کی صورت میں ایک سال تک کی قیدِ محض اور پانچ لاکھ روپے جُرمانہ کا مستوجب ہو گا۔]

7۔ طلاق ۔ (1) کوئی مرد جو اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہو تو طلاق کے اعلان کے بعد جتنی جلدی ہو سکے، اس اقدام کا تحریری نوٹس چیئرمین کو فراہم کرے گا اور اس کی ایک نقل بیوی کو فراہم کرے گا۔

(2) جو بھی شخص ذیلی سیکشن (1) کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کرے تو وہ ایک سال تک کی قیدِ محض یا پانچ ہزار روپے تک کے جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔

(3) طلاق، سوائے اس کے کہ پہلے ہی صریحاً یا بصورتِ دیگر دی جا چکی ہو، چیئرمین کو ذیلی سیکشن (1) کے تحت نوٹس کی ترسیل نوّے دِن مکمل ہونے تک مؤثر نہیں ہو گی، سوائے اس کے کہ ذیلی سیکشن (5) میں بصورتِ دیگر درج ہو۔

(4) ذیلی سیکشن (1) کے تحت دیئے گئے نوٹس کی وصولی کے تیس دن کے اندر چیئرمین فریقین میں مصالحت کے لیے ایک ثالثی کونسل تشکیل دے گا اور ثالثی کونسل ایسی مصالحت کرانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔

(5) اگر طلاق دیئے جانے کے وقت بیوی حاملہ ہو تو ذیلی سیکشن [10][(3)] میں مذکور وقت یا حمل، جو بھی بعد میں ہو، مکمل ہونے تک طلاق مؤثر نہیں ہو گی۔

(6) کسی ایسی بیوی کو، جس کی شادی اس سیکشن کے تحت مؤثر ہونے والی طلاق کے ذریعے ختم ہوئی ہے، کسی تیسرے شخص سے حلالہ کیے بغیر اُسی شوہر کے ساتھ دوبارہ شادی کرنے میں کچھ بھی مانع نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ تیسری طلاق مؤثر ہو جائے۔

8۔ طلاق کے علاوہ شادی کی بصورتِ دیگر تنسیخ ۔ اگر طلاق دینے کا حق بیوی کو باضابطہ طور پر دیا گیا ہو اور وہ اس حق کو استعمال کرنا چاہے یا اگر فریقین میں سے کوئی بھی طلاق کے علاوہ شادی بصورتِ دیگر فسخ کرنا چاہے تو سیکشن 7 کی دفعات جہاں تک ہو سکے موزوں تبدیلیوں کے ساتھ لاگو ہوں گی۔

---

[8] بذریعہ قوانین کی وفاقی تطبیق آرڈر، 1975 (پی۔ او نمبر 4 بابت 1975) "مغربی پاکستان کے حوالے سے کلکٹر کو، اور مشرقی پاکستان کے حوالے سے سب ڈویژنل آفیسر"، الفاظ اور کوما کو بدل دیا گیا، یکم اگست، 1975، آرٹیکل 2 اور شیڈول سے مؤثر ہوا؛ اور گزٹ آف پاکستان (غیر معمولی) میں صفحات 435 تا 467 پر شائع ہوا۔

[9] بذریعہ پنجاب مسلم عائلی قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2015 (XIII بابت 2015) بدل دیا گیا، 18 مارچ، 2015، ایس۔ 5 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 3445 تا 3446 پر شائع ہوا۔

[10] بذریعہ مسلم عائلی قوانین (دوسری ترمیم) آرڈیننس، 1961 (XXX بابت 1961)، اعداد اور بریکٹیں "(2)" کو بدل دیا گیا، 15 جولائی، 1961، ایس 2 سے مؤثر ہوا؛ اور مورخہ 15 جولائی، 1961 کو گزٹ آف پاکستان میں صفحا 1128 ای تا 1128 ایف پر شائع ہوا۔

9۔ نان ونفقہ – (1) اگر خاوند اپنی بیوی کو مناسب نان ونفقہ دینے میں، یا ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں منصفانہ طور پر ان کی دیکھ بھال کرنے میں ناکام رہے، تو وہ بیوی یا اُن میں سے کوئی بیوی، دیگر میسر قانونی چارہ جوئی کرنے کے علاوہ، چیئر مین کو درخواست دے سکتی ہے جو معاملہ کے تعین کے لیے ایک ثالثی کونسل تشکیل دے گا اور ثالثی کونسل ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گی جس پر شوہر کی جانب سے بطور نان ونفقہ کی واجب الادا رقم مخصوص کی جائے گی۔

[11][(1اے) اگر کوئی باپ اپنے بچے کی دیکھ بھال میں ناکام رہے تو بچے کی ماں یا نانی، دیگر میسر قانونی چارہ جوئی کرنے کے علاوہ، چیئر مین کو درخواست دے سکتی ہے جو معاملہ کے تعین کے لیے ایک ثالثی کونسل تشکیل دے گا اور یہ ثالثی کونسل ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گی جس پر باپ کی جانب سے بچے کے خرچ کے طور پر واجب الادا رقم مخصوص کی جائے گی۔

(2) کوئی شوہر یا بیوی مجوّزہ طریقِ کار کے مطابق، مجوّزہ وقت میں اور مجوّزہ فیس کی ادائیگی پر [12][متعلقہ کلکٹر] کو سرٹیفکٹ پر نظر ثانی کی درخواست دے سکتا ہے جس کا فیصلہ حتمی ہو گا اور کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

(3) ذیلی سیکشن (1) یا (2) کے تحت واجب الادا رقم، اگر مقررہ وقت پر ادا نہ کی گئی ہو تو مالیہ ء اراضی کے بقایاجات کے طور پر واجب الادا ہو گی [13][:]

[14][تاہم کسی ڈویژن کا کمشنر اس سلسلے میں دی گئی درخواست پر اور ریکارڈ کی جانے والے وجوہات کی بنا پر سرٹیفکیٹ پر نظر ثانی کی درخواست کو کلکٹر سے کسی دیگر کلکٹر یا ڈائریکٹر، مقامی حکومت یا اپنی ڈویژن میں کسی ایڈیشنل کمشنر کو درخواست منتقل کر سکتا ہے۔]

10۔ حق مہر – اگر نکاح نامہ یا شادی کے معاہدہ میں حق مہر کی ادائیگی کا طریقِ کار مخصوص نہ کیا گیا ہو تو حق مہر کی کُل رقم مطالبہ پر واجب الادا سمجھی جائے گی۔

11۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار – (1) کنٹونمنٹ علاقہ جات کے حوالے سے [15][16][وفاقی حکومت] اور دیگر علاقہ جات کے حوالے سے صوبائی حکومت] اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

---

[11] بذریعہ پنجاب مسلم عائلی قوانین (ترمیم) ایکٹ، 2015 (XIII بابت 2015) شامل کیا گیا، 18 مارچ، 2015، ایس۔6 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 3445 تا 3446 پر شائع ہوا۔

[12] بذریعہ قوانین کی وفاقی تطبیق آرڈر، 1975 (پی۔او نمبر 4 بابت 1975) "مغربی پاکستان کے حوالے سے کلکٹر کو، اور مشرقی پاکستان کے حوالے سے سب ڈویژنل آفیسر" ، الفاظ اور کوما کو بدل دیا گیا، یکم اگست، 1975، آرٹیکل 2 اور شیڈول سے مؤثر ہوا؛ اور گزٹ آف پاکستان (غیر معمولی) میں صفحات 435 تا 467 پر شائع ہوا۔

[13] بذریعہ مسلم عائلی قوانین (پنجاب ترمیم) ایکٹ، 1975 (XI بابت 1975)، فُل سٹاپ کو بدل دیا گیا، 11 مارچ، 1975، ایس۔2 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں شائع ہوا۔

[14] بذریعہ مسلم عائلی قوانین (پنجاب ترمیم) ایکٹ، 1975 (XI بابت 1975)، اضافہ کیا گیا، 11 مارچ، 1975، ایس۔2 سے مؤثر ہوا؛ اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں شائع ہوا۔

[15] بذریعہ قوانین کی مرکزی تطبیق آرڈر، 1964 (پی۔او نمبر 4 بابت 1964)، الفاظ "صوبائی حکوت" کو بدل دیا گیا، 28 مئی، 1964، آرٹیکل 2 اور شیڈول سے مؤثر ہوا؛ اور گزٹ آف پاکستان (غیر معمولی) میں صفحات 251 سی تا 251 اے اے اوپر شائع ہوا۔

[16] بذریعہ قوانین کی مرکزی تطبیق آرڈر، 1975 (پی۔او نمبر 4 بابت 1975) الفاظ "مرکزی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اگست، 1975، آرٹیکل 2 اور شیڈول سے مؤثر ہوا؛ اور گزٹ آف پاکستان (غیر معمولی) میں صفحات 435 تا 467 پر شائع ہوا۔

(2) اس سیکشن کے تحت قواعد وضع کرنے کے لیے [17][ایسی حکومت] اس بات کا بندوبست کر سکتی ہے کہ قواعد کی خلاف ورزی پر ایک ماہ تک کی قیدِ محض یا دو سو روپے تک کے جُرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

(3) اس سیکشن کے تحت وضع کردہ قواعد سرکاری گزٹ میں شائع ہوں گے، اور اس کے بعد اس آرڈیننس میں وضع کردہ {قواعد} کی طرح مؤثر ہوں گے۔

[18][12۔ کم سنی کی شادی پر پابندی ایکٹ، 1929 (XIX بابت 1929) میں ترمیم - *]

[19][13۔ مسلمانوں کی شادیوں کا تنسیخ ایکٹ، 1939 (VIII بابت 1939) میں ترمیم - * * * * * * * * * * * * * * * * *]

---

[17]بذریعہ قوانین کی مرکزی تطبیق آرڈر، 1964 (پی۔او نمبر 4 بابت 1964)، الفاظ "صوبائی حکوت" کو بدل دیا گیا، 28 مئی، 1964، آرٹیکل 2 اور شیڈول سے مؤثر ہوا؛ اور گزٹ آف پاکستان (غیر معمولی) میں صفحات 251 سی تا 251 اے اے اوپر شائع ہوا۔

[18]بذریعہ وفاقی قوانین (نظرِ ثانی اور اعلامیہ) آرڈیننس، 1981 (XXVII بابت 1981) حذف کر دیا گیا 8، جولائی، 1981، ایس۔3 سے مؤثر ہوا؛ اور گزٹ آف پاکستان (غیر معمولی) میں صفحات 435 تا 467 پر شائع ہوا۔

[19]بذریعہ وفاقی قوانین (نظرِ ثانی اور اعلامیہ) آرڈیننس، 1981 (XXVII بابت 1981) حذف کر دیا گیا، 8 جولائی، 1981، ایس۔3 سے مؤثر ہوا؛ اور گزٹ آف پاکستان (غیر معمولی) میں صفحات 435 تا 467 پر شائع ہوا۔